بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۹ | اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ — عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل ربوہ

یوم یکشنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۶/۲۱	۲۲ اخاء ۱۳۴۶ ہش / ۱۷ رجب ۱۳۸۷ھ / ۲۲ اکتوبر ۱۹۶۷ء	نمبر ۲۳۸

اخبار احمدیہ

۔۰ ربوہ ۲۱ اکتوبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔

۔۰ کل نماز جمعہ حضور نے پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں حضور اقدس نے اپنا وہ نہایت ایمان افروز مضمون پڑھ کر سنایا۔ جو حضور نے اللہ تعالیٰ کی خاص عطا کے طور پر اہل یورپ کو تبلیغ اسلام کرنے کی غرض سے لکھا تھا اور سفر یورپ کے دوران انگلستان میں پڑھا تھا۔ اس سلسلہ میں احباب جماعت پر جو ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں حضور نے انکی طرف بھی توجہ دلائی۔

ہمارے تمام کاموں کی بنیاد اللہ تعالیٰ کی محبت اور اسکی خشیت پر ہونی چاہیئے

خشیت الٰہی کا مفہوم یہ ہے کہ ہم خدا اور اس کے رسول کے سب حکموں پر عمل کریں

اور

ہر قسم کی برائیوں سے بچیں

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے چوبیسویں سالانہ اجتماع کے موقعہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی بصیرت افروز تقریر

ربوہ ۲۱ اکتوبر۔ کل بعد نماز جمعہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے چوبیسویں سالانہ اجتماع کا افتتاح کرتے ہوئے ایک نہایت بصیرت افروز تقریر فرمائی جس میں حضور نے اس امر پر زور دیا کہ احمدی نوجوانوں کو اپنے نفسوں کا جائزہ لینا چاہیئے کہ ان میں کس حد تک اللہ تعالیٰ کی محبت اور خشیت پائی جاتی ہے۔ حضور نے خشیت الٰہی کا مفہوم واضح کرتے ہوئے فرمایا کہ جس دل میں اللہ تعالیٰ کا خوف ہوگا وہ خدا اور اس کے رسولؐ کے تمام حکموں پر گامزن ہوگا۔ ہر قسم کی برائیوں سے بچے گا اور تمام نیکیوں کو اختیار کرنے کی کوشش کرے گا۔ اور یہی وہ بنیادی امر ہے جس پر ہمارے تمام کاموں کی بنیاد ہے۔

حضور نے افتتاحی دعا کرانے سے پہلے فرمایا:۔

ہماری زندگیاں اپنے رب رحیم و قیوم کے لئے وقف ہیں۔ اس لئے اسی کے نام سے عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ ہم اس اجتماع کا افتتاح کرتے ہیں۔

اس کے بعد حضور نے لمبی اجتماعی دعا فرمائی۔

پھر حضور نے خدام سے ان کا عہد دہرایا۔ بعد ازاں حضور نے ایک نکاح کا اعلان فرمایا۔ اس کے بعد قاری محمد عاشق صاحب نے قرآن پاک کی تلاوت کی جس کے بعد حضور نے خدام سے ایک نہایت روح پرور اور ایمان افروز خطاب فرمایا۔ حضور نے فرمایا میرے بہت ہی عزیز بچو اور بھائیو! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے کچھ عرصہ قبل میں نے یورپ کا دورہ اس غرض سے کیا تھا کہ مغربی اقوام کو جو اپنے رب کو بھلا چکی ہیں یہ بتاسکوں کہ اپنے رب کی طرف جھکو اور اس کی خشیت اپنے اندر پیدا کرو۔

الٰہی بشارتوں اور الٰہی اذن سے یہ سفر اختیار کیا گیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق ایسے سامان پیدا کر دیئے کہ ان اقوام کی توجہ میرے پیغام کو سننے اور سمجھنے کی طرف پھیر دی۔ چنانچہ کروڑوں انسانوں نے اخبارات کے ذریعہ کروڑوں نے ریڈیو اور ٹیلی ویژن کے ذریعہ اس پیغام کو سنا اور اسے سمجھنے کی کوشش کی۔ جس کثرت سے اس کی اشاعت ہوئی اس کا ہمیں وہم وگمان بھی نہ تھا۔

حضور نے فرمایا اس وقت میں جس امر کی طرف اپنے عزیزوں کو توجہ دلانا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ جب ہم دنیا کو یہ دعوت دیتے ہیں کہ اپنے رب کی طرف توجہ کرو اور اس کی محبت اپنے اندر پیدا کرو تو خود ہمارے لئے کتنا ضروری ہو جاتا ہے کہ پہلے ہم اپنے نفسوں کو دیکھیں اور ٹٹولیں کہ کیا ہمارے اندر اللہ تعالیٰ کی محبت اور اس کی خشیت اس حد تک ہے جس حد تک ہونی چاہیئے درحقیقت ہمارے تمام کاموں اور تمام پروگراموں کی بنیاد اللہ تعالیٰ کی محبت اور خشیت پر ہی ہے لیکن ہم میں سے کئی ہیں جنہیں خشیت الٰہی کے مفہوم کا ہی علم نہیں۔

حضور نے خشیت الٰہی کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا۔ اگر کوئی شخص کہے کہ میں سوائے خدا کے اور کسی سے نہیں ڈرتا تو اس کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ وہ تمام قسم کی پابندیوں اور ذمہ داریوں سے آزاد ہوگیا ہے۔ نہ والدین کی اطاعت اس پر فرض رہی ہے اور نہ بھائیوں کا احترام۔ بلکہ اس کا صحیح مفہوم یہ ہوتا ہے کہ اس نے اپنے آپ کو ہزاروں بندشوں میں جکڑ لیا ہے۔ اور وہ ان تمام باتوں پر عمل کرتا ہے۔ جنہیں اختیار کرنے کا خدا نے حکم دیا ہے۔

حضور نے نہایت عام فہم رنگ میں خشیت الٰہی کی مزید تشریح کرتے ہوئے بتایا کہ جب ہم کہیں کہ ہمارے دل خشیت الٰہی سے معمور ہیں تو بالفاظ دیگر ہم یہ اعلان کر رہے ہوتے ہیں۔ کہ ہم بڑوں کی اطاعت کریں گے۔ چھوٹوں پر شفقت کریں گے کسی حالت میں جھوٹ نہیں بولیں گے۔ دنیا سے بدی کو مٹائیں گے۔ اور خدا اور اس کے رسول (صلے اللہ علیہ وسلم) کے سب حکموں پر خود بھی عمل کریں گے۔ اور دوسروں سے بھی عمل کروانے کی کوشش کریں گے۔ اور خدائی جماعت کے لئے ہر قسم کی قربانیوں کے لئے تیار رہیں گے۔

آخر میں حضور نے فرمایا۔ پس اے میرے پیارے عزیزو اور بچو! اللہ تعالیٰ کی خشیت صحیح معنوں میں اپنے اندر پیدا کرو۔ تاکہ عاجزانہ راہوں کو اختیار کرنا آپ کے لئے آسان ہو جائے۔ اور پھر اللہ تعالیٰ آپ پر اپنے اتنے فضل نازل فرمائے کہ آپ کی نسلیں بھی انہیں نہ گن سکیں۔ اب وقت آگیا ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی راہ میں انتہائی قربانیاں پیش کر دیں۔ تاکہ اس کا انتہائی فضل ہم پر نازل ہو۔ اور ہم وہ دن اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں جبکہ ساری دنیا پر اسلام کا جھنڈا لہرا رہا ہو۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے اور انہیں ادا کرنے کی توفیق دے۔ آمین۔

چار بجکر ۳ منٹ پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے ایمان افروز خطاب کے بعد واپس تشریف لے گئے۔

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۲ اکتوبر ۱۹۶۷ء

وجود باری تعالےٰ پر یقین کس طرح پیدا ہو سکتا ہے؟

اگر یہ مان لیا جائے کہ آج انسان کی گمراہی کی وجہ یہ ہے کہ انسان نے اللہ تعالےٰ کے وجود کا انکار کر دیا ہے اور وہ اس لئے دہریہ ہو گیا ہے اور تمام برائیاں اسی بے یقینی کی وجہ سے انسانی معاشرہ میں گھس آئی ہیں تو پھر یہ سوال نہایت اہم ہے کہ اللہ تعالےٰ کے وجود کو کس طرح ثابت کیا جائے کہ موجودہ انسانوں کے دل میں اس کا وجود کا ایسا یقین پیدا ہو جائے جو ہمارے اعمال زندگی پر اثر انداز ہو سکے۔ اور ہم ان گمراہیوں سے بچ جائیں جن میں آج انسان گرفتار ہو چکا ہے۔ اگر ایک ایسے خدا کے وجود کو جو ہماری راہ نمائی کرتا ہے اور ہمیں نیک کاموں کی ہدایت دیتا ہے۔ اور ایسے طریق بتاتا ہے۔ جن پر عمل کر کے ہم اسی دنیا کو رشک جنت بنا سکتے ہیں ماننا ضروری ہے تو ہمیں اس کا اسی وقت فائدہ پہنچ سکتا ہے جب ہمیں ایسے وجود پر ایسا یقین پیدا ہو جائے جو انسان کو عمل پر آمادہ کرتا ہے۔ اسی طرح کا یقین جس طرح کا یقین ہمیں اس مادی اور ظاہری دنیا کا یقین ہمارے حواس خمسہ دلاتے ہیں اور جن کے زیر اثر ہم اپنی مادی زندگی کے کام سرانجام دیتے ہیں۔

اس لئے پہلا سوال یہ ہے کہ کیا اللہ تعالےٰ کے وجود پر ایسا ایمان پیدا ہو سکتا ہے؟ اور دوسرا سوال یہ ہے کہ اگر پیدا ہو سکتا ہے تو اس کے ذرائع کیا ہیں؟ ان دونوں سوالوں کا جواب سمجھنے کے لئے ہم ذیل میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "اسلامی اصول کی فلاسفی" سے ایک ذرا طویل اقتباس ذیل میں درج کرتے ہیں۔

"منجملہ انسان کی طبعی حالتوں کے جو اس کی فطرت کو لازم پڑی ہوئی ہیں۔ ایک برتر ہستی کی تلاش ہے۔ جس کے لئے اندر ہی اندر انسان کے دل میں ایک کشش موجود ہے اور اس تلاش کا اثر اسی وقت سے محسوس ہونے لگتا ہے جبکہ بچہ ماں کے پیٹ سے باہر آتا ہے کیونکہ بچہ پیدا ہوتے ہی پہلے روحانی خاصیت اپنی جو دکھاتا ہے وہ یہی ہے کہ ماں کی طرف جھکا جاتا ہے اور طبعاً ماں کی محبت رکھتا ہے۔ اور پھر جیسے جیسے حواس اس کے کھلتے جاتے ہیں۔ اور شگوفہ فطرت اس کا کھلتا جاتا ہے۔ یہ کشش محبت جو اندر چھپی ہوئی تھی اپنا رنگ و روپ نمایاں طور پر دکھاتی چلی جاتی ہے۔ پھر تو یہ ہوتا ہے کہ بجز اپنی ماں کی گود کے کسی جگہ آرام نہیں پاتا اور پورا آرام اس کا اسی کے کنار عاطفت میں ہوتا ہے اور اگر ماں سے علیحدہ کر دیا جائے اور دور ڈال دیا جائے تو تمام عیش اس کا تلخ ہو جاتا ہے اور اگرچہ اس کے آگے نعمتوں کا ایک ڈھیر ڈال دیا جاوے۔ تب بھی وہ اپنی سچی خوشحالی ماں کی گود میں ہی دیکھتا ہے اور اس کے بغیر کسی طرح آرام نہیں پاتا۔ سو وہ کشش محبت جو اس کو اپنی ماں کی طرف پیدا ہوتی ہے وہ کیا چیز ہے؟

درحقیقت یہ وہی کشش ہے جو معبود حقیقی کے لئے بچہ کی فطرت میں رکھی گئی ہے۔ بلکہ ہر ایک جگہ جو انسان تعلق محبت پیدا کرتا ہے۔ درحقیقت وہی کشش کام کر رہی ہے اور ہر ایک جگہ جو یہ عاشقانہ جوش دکھلاتا ہے۔ درحقیقت اسی محبت کا وہ ایک عکس ہے۔ گویا دوسری چیزوں کو اٹھا اٹھا کر ایک گمشدہ چیز کو تلاش کر رہا ہے جس کا اب نام بھول گیا ہے۔ سو انسان کا مال یا اولاد یا بیوی سے محبت کرنا یا کسی خوش آواز کے گیت کی طرف اس کی روح کا کھینچے جانا درحقیقت اسی گم شدہ محبوب کی تلاش ہے۔ اور چونکہ انسان اس دقیق در دقیق ہستی کو جو آگ کی طرح ہر ایک میں مخفی اور سب پر پوشیدہ ہے۔ اپنی جسمانی آنکھوں سے دیکھ نہیں سکتا اور نہ اپنی ناتمام عقل سے اس کو پا سکتا ہے۔ اس لئے اس کی معرفت کے بارے میں انسان کو بڑی بڑی غلطیاں لگی ہیں اور سہو کاریوں سے اس کا حق دوسرے کو دیا گیا ہے۔ خدا نے قرآن شریف میں خوب مثال دی ہے کہ دنیا ایک ایسے شیش محل کی طرح ہے۔ جس کی زمین کا فرش نہایت مصفّیٰ شیشوں سے کیا گیا ہے اور پھر ان شیشوں کے نیچے پانی چھوڑا گیا جو نہایت تیزی سے چل رہا ہے۔ اب ہر ایک نظر جو شیشوں پر پڑتی ہے۔ وہ اپنی غلطی سے ان شیشوں کو بھی پانی سمجھ لیتی ہے۔ اور پھر انسان ان شیشوں پر چلنے سے ایسا ڈرتا ہے جیسا کہ پانی سے ڈرنا چاہیئے حالانکہ وہ درحقیقت شیشے ہیں مگر صاف اور شفاف۔ سو یہ بڑے بڑے اجرام جو نظر آتے ہیں۔ جیسے آفتاب اور ماہتاب وغیرہ یہ وہی صاف شیشے ہیں جن کی غلطی سے پرستش کی گئی۔ اور ان کے نیچے ایک اعلیٰ طاقت کام کر رہی ہے۔ جو ان شیشوں کے پردہ میں پانی کی طرح بڑی تیزی سے چل رہی ہے۔ اور مخلوق پرستوں کی نظر کی یہ غلطی ہے کہ انہیں شیشوں کی طرف اس کام کو منسوب کر رہے ہیں جو ان کے نیچے دکھلا رہی ہے۔ یہی تفسیر اس آیت کریمہ کی ہے۔

اِنَّهٗ صَرْحٌ مُّمَرَّدٌ مِّنْ قَوَارِيْرَ

چونکہ خدا تعالےٰ کی ذات باوجود نہایت روشن ہونے کے پھر بھی نہایت مخفی ہوئی ہے۔ اس لئے اس کی شناخت کے لئے صرف یہ نظام جسمانی جو ہماری نظروں کے سامنے ہے کافی نہ تھا اور یہی وجہ ہے کہ ایسے نظام پر مدار رکھنے والے باوجودیکہ اس ترتیب ابلغ اور محکم کو جو صدہا عجائبات پر مشتمل ہے نہایت غور کی نظر سے دیکھتے رہے بلکہ ہیئت اور طبعی اور فلسفہ میں وہ مہارتیں پیدا کیں کہ گویا زمین آسمان کے اندر دھنس گئے۔ مگر پھر بھی شکوک و شبہات کی تاریکی سے نجات نہ پا سکے۔ اور اکثر ان کے طرح طرح کی خطاؤں میں مبتلا ہو گئے۔ اور بے ہودہ اوہام میں پڑ کر کہیں کے کہیں چلے گئے اور اگر ان کو اس صانع کے وجود کی طرف کچھ خیال بھی آیا تو بس اسی قدر کہ اعلیٰ اور عمدہ نظام کو دیکھ کر یہ ان کے دل میں پڑا کہ اس عظیم الشان سلسلہ کا جو پُرحکمت نظام اپنے ساتھ رکھتا ہے کوئی پیدا کرنے والا ضرور چاہیئے۔ مگر ظاہر ہے کہ یہ خیال ناتمام اور یہ معرفت ناقص ہے۔ کیونکہ یہ کہنا کہ اس سلسلہ کے لئے ایک خدا کی ضرورت ہے۔ اس دوسرے کلام سے ہرگز مساوی نہیں کہ وہ خدا درحقیقت ہے بھی۔ غرض یہ ان کی صرف قیاسی معرفت تھی۔ جو دل کو اطمینان اور سکینت نہیں بخش سکتی اور نہ شکوک کو بکلی دل پر سے اٹھا سکتی ہے اور نہ یہ ایسا پیالہ ہے جس سے وہ پیاس معرفت تامہ کی بجھ سکے جو انسان کی فطرت کو لگائی گئی ہے بلکہ ایسی معرفت ناقصہ نہایت پُرخطر ہوتی ہے۔ کیونکہ بہت شور ڈالنے کے بعد پھر آخر ہیچ اور نتیجہ ندارد ہے۔

غرض جب تک خود خدا تعالےٰ اپنے موجود ہونے کو اپنے کلام سے ظاہر نہ کرے جیسا کہ اس نے اپنے کام سے ظاہر کیا۔ تب صرف کام کا ملاحظہ تسلی بخش نہیں ہے۔ مثلاً اگر ہم ایک ایسی بند کوٹھڑی کو دیکھیں جس میں یہ بات عجیب ہو کہ اندر سے کنڈیاں لگائی گئی ہیں تو اس فعل سے ہم ضرور اول یہ خیال کریں گے کہ کوئی انسان اندر ہے جس نے اندر سے زنجیر کو لگایا ہے کیونکہ باہر سے اندر کی زنجیروں کا لگانا غیر ممکن ہے لیکن جب ایک مدت تک بلکہ برسوں تک باوجود بار بار آواز دینے کے اس انسان کی طرف سے کوئی آواز نہ آوے تو آخر یہ رائے ہماری کہ کوئی اندر ہے بدل جائیگی

(باقی

جماعتِ احمدیہ کے شائع کردہ انگریزی ترجمہ قرآن مجید پر اُردن کے کثیر الاشاعت اخبار کا خراجِ تحسین

- یہ ترجمہ سابقہ سب تراجم پر فوقیت لے گیا ہے۔
- یہ مستشرقین کے پیدا کردہ غلط خیالات کا بے نظیر علمی جواب ہے۔

(از مکرم مولوی رشید احمد صاحب چغتائی سابق مبلغ بلادِ عربیہ۔ ربوہ)

جماعتِ احمدیہ کے تبلیغی کارہائے نمایاں میں سے ایک عظیم کارنامہ قرآن مجید کے مختلف عالمی رائج الوقت زبانوں میں تراجم کرنا ہے۔ چنانچہ اس وقت تک انگریزی۔ ڈچ۔ جرمن وغیرہ درجنوں زبانوں میں جماعت کی طرف سے ترجمے کئے گئے ہوئے ہیں اور ان میں سے کئی ایک تراجم شائع ہو چکے ہیں اور بعض زیر طبع ہیں۔

جماعت کا شائع کردہ انگریزی ترجمہ قرآن مجید جب مجھ سے اُردن میں وہاں کے علمی طبقہ نے دیکھا تو اس کے مطالعہ سے نہایت خوش ہوئے اور وہاں کے عربی پریس نے اس پر شاندار ریویو شائع کئے۔ اور انہوں نے یہ محسوس کیا کہ یورپ میں تبلیغِ اسلام کے لئے ضروری ہے کہ قرآن مجید کا صحیح ترجمہ یورپین زبانوں میں کیا جائے تا اسلام کے خلاف جو غلط فہمیاں ان ممالک میں پھیلی ہوئی ہیں ان کا ازالہ ہو سکے اور بعض یورپین مستشرقین نے جو قرآن مجید کے غلط تراجم کئے تھے۔ اور اسلام کے متعلق غلط خیالات پیدا کرنے کا موجب تھے ان کی موجودگی میں یہ انتہائی ضروری تھا کہ قرآن مجید کا صحیح ترجمہ شائع کیا جاتا۔

ذیل میں مملکتِ اُردن کے کثیر الاشاعت اور قدیمی مؤقر جریدہ "اَلْاُرْدُنْ" مجریہ ۲۰۔ محرم الحرام ۱۳۶۸ھ کا طویل تبصرہ قارئین الفضل کے مطالعہ کے لئے عربی سے پہلی دفعہ اُردو میں ترجمہ کرکے پیش کیا جاتا ہے۔ ترجمہ میں ذیلی سُرخیاں خاکسار مترجم کی طرف سے لگائی گئی ہیں۔

"ترجمہ قرآن مجید اور جماعت احمدیہ"

اپنی دنیوی مصروفیتوں میں بے حد مشغول و منہمک ہونے کے باوجود لوگ تحریکِ احمدیت اور اس کی نتیجہ خیز کوششوں اور ساتوں براعظموں میں تبلیغ و اشاعتِ اسلام کے لئے جد و جہد اور قربانیوں کو استعجاب و پسندیدگی اور دلچسپی کی نگاہوں سے دیکھنے لگے ہیں۔

عظیم کارنامہ:۔ گزشتہ جنگِ عالمگیر کے معًا بعد کے چند سالوں میں ان کا عظیم ترین اور نمایاں کارنامہ یہ ہے کہ انہوں نے اپنے امام جماعت حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد کی رہنمائی اور آپ کی زیرِ ہدایات مختلف رائج الوقت کئی غیر ملکی اہم زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم کئے ہیں جیسے انگریزی۔ جرمن۔ فرینچ۔ رُوسی۔ اطالوی اور ہسپانوی وغیرہ۔

قرآنِ مجید کا امتیازی ترجمہ:۔ انگریزی ترجمہ جو زیورِ طباعت سے آراستہ ہو کر منظرِ عام پر آچکا ہے دیکھ کر ہم یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتے کہ قرآن مجید کے جتنے بھی (انگریزی) تراجم اس سے قبل شائع ہو چکے ہوئے ہیں اُن سب پر یہ ترجمہ فوقیت لے گیا ہے۔ (تَفُوْقُ كُلَّ تَرْجَمَةٍ سَبَقَتْهَا) کیا بلحاظ طباعت کی خوبی اور دیدہ زیب ہونے کے اور کیا بلحاظ اپنی عمدگی اور ترتیب و بامحاورہ ترجمہ ہونے کے اور کیا بلحاظ لفظی ترجمہ کی درستگی کے اور کیا بلحاظ اس کی تشریح و تفسیر کے جو جدید اسلوب و پیرایہ میں ایک مبسوط تفسیر ہے جسے پڑھ کر نمایاں طور پہ یہ محسوس ہوتا ہے کہ حضرت امام جماعت احمدیہ علم دین کے رموز و حقائق اور اس کی اعلیٰ درجہ کی تعلیم اور روحانیات سے متعلق جملہ علوم سے غیر معمولی طور پہ بہرہ ور ہیں اور دین کے بارہ میں بھرپور علم رکھتے ہیں۔

ترتیب:۔ اس ترجمہ میں قرآن مجید کی آیات عربی الفاظ میں ہر صفحہ کے اوپر دائیں جانب اور اس کے بالمقابل انگریزی ترجمہ اور ان دونوں کے نیچے باقی حصۂ صفحہ میں فصیح و شستہ اعلیٰ درجہ کی انگریزی زبان میں تفسیری نوٹ لکھے گئے ہیں۔

اس ترجمہ و تفسیر کی نمایاں خوبیاں:۔ اس جدید تفسیر کے مطالعہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت امام جماعتِ احمدیہ نے اسلام پر اعتراضات کے جواب اصل اسلام کو مدِّنظر رکھ کر دئیے ہیں وہ حقیقی اسلام کہ جس میں تمام لوگ اپنے رب سے ملاقات کا صحیح طریق پاتے ہیں بالخصوص ایسے وقت میں جبکہ سالکین کے سامنے بے شمار راستے رونما ہو چکے تھے کہ جن کی وجہ سے وہ اصل راستہ سے بہت دُور جا پڑے تھے۔

جناب امام جماعت احمدیہ نے اپنی اس تفسیر میں دشمنانِ اسلام کا بخوبی ردّ کیا ہے بالخصوص مستشرقین کے پیدا کردہ غلط خیالات اور ان کے اعتراضات کا جواب بے نظیر علمی رنگ میں دیا ہے۔ اس تفسیر میں آپ نے سورتوں کا باہمی تعلق نیز آیات کا باہمی ربط واضح کیا ہے۔ اسی طرح آپ نے ہر سورۃ کی ابتداء میں اس سورۃ کے اندر بیان شدہ مضامین کا خلاصہ اور سورۃ کے شانِ نزول کا بھی ذکر فرما دیا ہے تاکہ پڑھنے والوں پر معانی کی حقیقت اور ان میں بیان شدہ مضمون کا اصل مفہوم اچھی طرح آشکار ہو جائے اور ان کے علم و معرفت میں اضافہ کا موجب ہو۔

سیرت النبیؐ:۔ مزید براں تفسیر کو مفید تر بنانے کے لئے اس نفیس ترجمہ کے ساتھ نبئ عربی (صلے اللہ علیہ وسلم) کی سیرت طیبہ بھی آپ نے لکھ کر شامل کر دی ہے۔ حضورؐ کی یہ سوانح حیات بھی نہایت درجہ عمدگی اور بہترین اسلوب اور اعلیٰ مضامین کی حامل ہے۔

احمدی مبلّغ کی گفتگو:۔ جماعت احمدیہ کے مبلّغ جناب میرزا رشید احمد چغتائی احمدی پاکستانی نے ہمارے ساتھ اپنی گفتگو کے دوران ذکر کیا کہ دنیائے عرب اور بالخصوص وہ مسلمان جو مغربی تہذیب کو ہی اپنی نکبت و انحطاط سے نکلنے کا علاج تصوّر کرتے ہیں۔ اور اسی خیال سے وہ اسلام کی روحانی تعلیم پر عمل کو ترک کر بیٹھے ہیں۔ کاش کہ وہ یہ جان لیں کہ اس تکلیف و عذاب میں مبتلا انسانیت کے لئے سوائے اس کتاب (قرآن مجید) کے جسے اللہ تعالےٰ نے انسانی زندگی کے لئے ایک مکمل دستور العمل کے طور پر عطا فرمایا ہے، دنیا میں امن قائم نہیں ہو سکتا اور اس کے بغیر چین و سکھ کا دَور دَورہ نہیں ہو سکتا۔

اور قرآن پاک ہی وہ کامل شریعت و قانون ہے جو محض عربوں کے لئے نہیں بلکہ تمام بنی نوع انسان کے لئے بھیجا گیا ہے۔ چنانچہ ایسے ہی "ذِكْرٌ لِّلْعَالَمِيْنَ" فرمایا گیا ہے۔ سو آج مسلمان اگر اس کی پاکیزہ تعلیمات پر عمل پیرا ہو جائیں تو یقینًا وہ اسلام کی دورِ اوّل ایسی شان و شوکت کو دوبارہ زندہ کر سکتے ہیں کہ جس سے وہ دنیا کو ایک دفعہ پھر عدل و انصاف کا گہوارہ بنا سکیں گے اور اس میں امن و سلامتی اور صلح و آشتی کو عام کر دیں گے یہ اس لئے کہ خود اس قرآنی شریعت و ذکرِ حکیم کا حامل مجسم "رحمۃ للعالمین" بنا کر مبعوث فرمایا گیا تھا۔

مولوی صاحب موصوف نے سلسلہ گفتگو جاری رکھتے ہوئے بتایا کہ مختلف غیر ملکی

زبانوں میں اس عظیم کتاب (قرآن مجید) کی اشاعت ایک ایسا ذریعہ ہے کہ جس سے اہلِ یورپ کے واسطے یہ آسان اور ممکن ہوسکتا ہے کہ وہ اسلامی دستور کی عظمت اور اس کی رواداری کی بے مثال تعلیمات سے واقفیت حاصل کر سکیں۔ ہاں ایسی تعلیم اور شریعت سے واقفیت کہ جو بنی نوع انسان کی ہر قسم کی ضروریات کی کفیل ہے۔ خواہ وہ روحانیات سے تعلق رکھتی ہوں یا تمدّن و معاشرت اور اقتصادیات و سیاسیات وغیرہ سے متعلق ہوں۔ اور یہ وہ اہم کام ہے کہ جس کے لئے تمام دنیا میں احمدی لوگ جدوجہد کر رہے ہیں اور اس میں مصروف و منہمک ہیں۔"

اخبار "اَلْاُرْدُن" عمان شرق الاردن
مجریہ ۲۰ر محرم الحرام ۱۳۶۸ھ

واقفین وقف عارضی کے چند تاثرات

اللہ تعالیٰ کے فضل سے وقف عارضی کی تحریک میں شامل ہونے والے احباب خلوص سے کام کر رہے ہیں ان کی رپورٹیں بالعموم نہایت خوشکن ہوتی ہیں۔ ان رپورٹوں میں سے چند تاثرات درج ذیل کئے جاتے ہیں۔ ان سے احباب اندازہ کر سکتے ہیں کہ وقف عارضی سے خود واقفین کو کتنا روحانی فائدہ پہنچتا ہے۔ احباب کو زیادہ سے زیادہ اس وقف میں حصہ لینا چاہیئے۔ وقف عارضی کم از کم دو ہفتے کے لئے اور زیادہ سے زیادہ چھ ہفتے کے لئے ہوتا ہے۔ واقف اپنے خرچ پر سفر کرتا ہے اور خود ہی کھانے کا انتظام کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے واقفین کے نیک نمونے سے دوسروں پر بھی خاص اثر ہوتا ہے۔ جملہ رپورٹیں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہٖ کے ملاحظہ اور دعا کے بعد دفتر وقف عارضی میں آجاتی ہیں اور باقاعدہ محفوظ رکھی جاتی ہیں۔

خاکسار ابوالعطاء جالندھری
نائب ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ

(۱) مکرم ڈاکٹر عبدالکریم صاحب آف ملتان تحریر فرماتے ہیں:۔

"ہمارے آنے کا اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھا اثر ہے۔ یہ تحریک نہایت ہی بابرکت ہے۔ مقامی جماعت میں بیداری کے علاوہ ہمیں خود یہ فائدہ پہنچا ہے کہ دنیوی کاروبار سے الگ ہوکر یکسوئی سے دعائیں کرنے اور کثرت سے قرآن کریم پڑھنے کا موقع میسر آگیا ہے۔"

(۲) مکرم چوہدری غلام جیلانی خاں صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

"حضور کی یہ تحریک نہ صرف جماعت کی ترقی کے لئے بلکہ واقفین کی روحانی ترقی کے لئے بھی آبِ حیات ثابت ہو رہی ہے۔ جی چاہتا ہے کہ دنیا و مافیہا سے بے نیاز ہوکر اب سے جہاد میں ہمہ وقت مصروف رہیں لیکن دنیا کی دوسری ذمہ داریاں اس راہ میں حائل ہیں۔"

(۳) مکرم چوہدری عبدالرحمان صاحب کوٹ احمدیاں لکھتے ہیں:۔

"واقعی یہ تحریک الٰہی تحریک ہے۔ اس سے سالوں کے جو زنگ دلوں پر جمع ہوتے ہیں دُھل جاتے ہیں۔ اور جس طرح سونا بھٹی میں پڑ کر صاف ہوتا ہے اسیطرح مومن کی اصلاح کا زریں پہلو ہے۔"

(۴) محترم حکیم سراج الدین صاحب اپنا عرصہٗ وقف پورا ہونے پر تحریر کرتے ہیں:۔

"بندہ اپنا خرچ کھاتا رہا اور کھانا تیار کروانے کی اُجرت ادا کرتا رہا ہے۔ چونکہ یہ پہلا موقع تھا اپنے خرچ پر وقف کے ایام گزارنے کا۔ لہذا اس بات کا غیر احمدیوں پر بھی خاصہ اثر تھا۔ کیا ہی اچھا ہو اگر یہ ہدایت بلکہ شرط لگا دی جائے کہ جو صاحب (واقف عارضی) جماعت پر اپنا بوجھ ڈالے گا اس کا وقف عنداللہ مقبول نہیں۔ تجربہ کی بناء پر عرض پرداز ہوں کہ یہ ایک نہایت ہی ضروری شرط ہے جو خوشکن نتائج کی حامل ہوگی۔"

(۵) مکرم سید عبدالسلام صاحب ربوہ اپنی رپورٹ میں لکھتے ہیں:۔

"ہم نے روزِ اوّل سے ہی جماعت والوں کو منع کیا اور خود کھانا پکاتے رہے میں اپنے گھر سے سارے قسم کی چیزیں ساتھ لے گیا تھا چنانچہ لوگ کہتے تھے کہ آپ تو سارا باورچی خانہ ہی اٹھا کر لے آئے ہیں۔ ہمارے خود پکانے اور دعوت قبول نہ کرنے پر ان میں سے بعض دوستوں نے بُرا منایا اور ناراض ہوئے اور کہتے رہے حضور کا یہ ہرگز منشاء نہیں کہ دعوت بھی قبول ہی نہ کرو۔ نبی کریمؐ نے دعوت رد کرنے کو ناپسند فرمایا ہے۔ میں نے کہا کہ دعوت اور ایام میں اپنی جگہ ہے اور ان دنوں خلیفۂ وقت کے حکم کی تعمیل کرنا بھی ازبس ضروری ہے۔"

(۶) مکرم مولوی محمد نواز خان صاحب کشکی آف کراچی تحریر فرماتے ہیں:۔

"حضور کی یہ عارضی وقف کی تحریک یقیناً الٰہی تحریک ہے اب وقت آگیا ہے کہ جماعت کے دوست کثیر تعداد میں اس میں شریک ہوکر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کریں اور اسی طرح ہر دینی خدمت کے لئے اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے دنیا میں نکل جائیں جس طرح بعض صحابہ کرامؓ اور صوفیاء کرام اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت گوتم بدھ علیہ السلام کے ماننے والے بغیر کسی زادِ راہ کے محض اللہ تعالیٰ پر توکل کرکے دین کے منّاد بن کر دنیا میں پھیل گئے تھے اور اللہ تعالیٰ نے بھی انہیں نصرت عطا کرتے ہوئے مظفر و منصور کیا تھا۔"

(۷) مکرم حکیم محمد موصیل صاحب محمد آباد کمی لڈیرہ ضلع نواب شاہ سے اپنی رپورٹ میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"میرے پیارے آقا! ہم عارضی وقف کرنے والوں کو حضور کا بے حد شکرگزار ہونا چاہیئے کیونکہ حضور نے یہ تحریک فرما کر ہم خادموں کو اپنی اصلاح کرنے کا موقع عطا فرمایا ہے کیونکہ جب ایک واقفِ زندگی کسی دوسرے کی اصلاح کرنے کی کوشش کرتا ہے تو اس کو اپنے اعمال اور کوتاہیاں نظر آتی ہیں۔ اسی طرح جب کوئی واقفِ زندگی کسی اور جماعت میں جاتا ہے تو اکثر غیر احمدی جو وہاں کے باشندے ہوتے ہیں مقامی احمدیوں پر تعصب کی وجہ سے یا حقیقت میں بعض الزام لگاتے ہیں تب ہر ایک واقف کو معلوم ہوتا ہے کہ کسی احمدی کی کمزوری کا احمدیت پر کیا اثر پڑتا ہے اور اپنی اصلاح کی فکر رہتی ہے۔"

(۸) مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر اپنے وفد کے متعلق اپنی رپورٹ میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"ہم دونوں خدا کے فضل سے ۳ بجے کے قریب باقاعدہ تہجد۔ تلاوت قرآن کریم اور ذکرِ الٰہی میں ½۵ تک مشغول رہ کر نمازِ صبح ادا کرتے ہیں اور بعد میں درس اور اس کے ایک گھنٹہ بعد حلقوں میں احباب کی ملاقات کے لئے نکل پڑتے ہیں اور قریباً ½۱۱ یا ½۱۲ بجے آکر اپنا کھانا خود تیار کرتے ہیں۔ اس کا احباب جماعت اور معززین پر بہت اثر ہے۔ حضور ایدہ اللہ کی یہ سکیم مساوات کو قائم کرنے، واقفین عارضی کے لئے وقارِ عمل اور ان لوگوں کے لئے بہت اچھا نمونہ ہے جو ملازمین کی خدمت پر انحصار رکھتے ہیں اور خود کام کرنے سے گریز کرتے ہیں ان میں سے ایک حد تک شروع سے لے کر ملازمت اور اس کے بعد ربوہ آکر خاکسار بھی شامل تھا مگر اب خود کھانا پکانے نے معتبری کا سارا بھرم سبد معا کر دیا ہے۔ جب سالن پکاتا ہوں تو کئی دوست آکر حیران بھی ہوتے ہیں اور بعد میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس حکم کی خوب داد دیتے ہیں۔"

(۹) مکرم میاں محمد بشیر احمد علی آف جھنگ تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

"حضور کے حکم کے ماتحت یہاں دو ہفتہ*

*یعنی چودہ دن گزارنے کے بعد آج جھنگ واپس جا رہا ہوں یہاں حضور کی مبارک تحریک وقف عارضی کے برکات سے خاکسار نے بہت نفع حاصل کیا ہے کسی کی تربیت تو شاید نہ کر سکا ہوں خاکسار کو خود اپنی اصلاح اور تربیت کا موقع خوب حاصل ہوا ہے الحمدللہ۔ یہاں خاکسار نے مسجد احمدیہ میں ہی قیام کیا ہے نمازوں، دعاؤں، ذکر، تلاوت اور قدرے مطالعہ کا بفضلہ تعالیٰ خوب موقع ملا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس نیک تبدیلی اور اصلاح کو مستقل طور پر قائم رکھے۔ آمین

درخواستِ دعا

میرے لڑکے عزیز شمس بشیر بعمر ½۳ سال کی ایک آنکھ میں ریت پڑ جانے کی وجہ سے بینائی ضائع ہوگئی تھی۔ کراچی میں ہر ممکن علاج کرایا گیا مگر کوئی فائدہ نہ ہوا اب بچے کا لنڈن میں علاج ہو رہا ہے۔ تمام احباب درد دل سے دعا کریں کہ ہمارا خدا جو بڑی قدرتوں اور بڑا ہی رحم کرنے والا ہے اپنے خاص تعلق سے اس معصوم بچے کی آنکھ کی بینائی بحال کر دے۔

بشیر احمد مرزا
سیکرٹری مال جماعتِ احمدیہ دوبئی
معرفت نور پرنٹنگ ایجنسی نسبت روڈ
لاہور

جامعہ نصرت میں یوم اطفال

مجلس سماجی بہبود جامعہ نصرت کے زیر انتظام ۱۰-۱۱ اکتوبر ۱۹۶۷ء کو یوم اطفال منایا گیا۔ اس تقریب میں بچوں نے انتہائی جوش و خروش سے حصہ لیا۔ اور بڑی دلچسپی اور ذوق و شوق کا مظاہرہ کیا۔ پروگرام کے مطابق فضلِ عمر جونیئر ماڈل سکول اور نصرت گرلز ہائی سکول سے علی الترتیب چالیس اور ساٹھ بچیوں نے اس تقریب میں شرکت کی۔ پہلے روز بچوں کی ذہنی استعداد و قابلیت کو پرکھنے کے لئے مقابلہ جات ہوئے۔ جن میں سے تقریری مقابلہ اور مقابلۂ ذہانت خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ ان کے علاوہ فینسی ڈریس شو بھی ہوا۔ بچوں نے مختلف قسم کے اور مختلف رنگوں کے لباس پہن رکھے تھے۔ فینسی ڈریس میں اول۔ دوم اور سوم آنے والے بچوں کو انعامات کا مستحق قرار دیا گیا۔ علاوہ ازیں جامعہ نصرت چند طالبات نے بچوں کے لئے نہایت مفید اور سبق آموز مضامین پڑھے جو بچوں نے نہایت دلچسپی سے سنے۔ اس پروگرام کے اختتام پر مشروبات سے بچوں کی تواضع کی گئی۔

دوسرے روز حسب پروگرام ساڑھے چار بجے شام کھیلیں ہوئیں۔ ان مختلف قسم کے کھیلوں کے مقابلہ جات میں اوّل۔ دوم اور سوم آنے والے بچے بھی انعامات کے مستحق قرار دئے گئے۔ تقریب کے آخر میں محترمہ بیگم صاحبہ سید داؤد احمد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ نے اوّل و دوم و سوم آنے والے بچوں میں انعامات اور ان تمام بچوں میں جنہوں نے اس تقریب میں شمولیت کی تھی تحائف تقسیم کئے۔ اور اس طرح شام کے چھ بجے یہ تقریب بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔

(پرنسپل جامعہ نصرت ربوہ)

برائے اطلاع جملہ مجالس انصار اللہ

سالانہ اجتماع کے موقعہ پر ورزشی مقابلہ جات کے لئے جملہ مجالس حلقہ جات میں تقسیم کردی ہیں۔ ان حلقہ جات سے ٹیمیں تیار کرنے کے لئے منتظمین بھی مقرر کر دئے گئے ہیں۔ منتظمین صاحبان اپنے اپنے حلقہ سے ٹیمیں تیار کر کے مقابلہ جات کے لئے مرکز میں بروقت لانے کے ذمہ دار ہوں گے۔ امید ہے جملہ مجالس تعاون فرما کر مشکور فرمائینگی جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

	نام منتظم
حلقہ نمبر ۱ مجالس سابق صوبہ سرحد راولپنڈی ڈویژن	چوہدری احمد جان صاحب راولپنڈی
حلقہ نمبر ۲ مجالس لاہور ڈویژن و ملتان ڈویژن معہ بہاولپور	چوہدری عبداللطیف صاحب ملتان و خواجہ محمد امین صاحب سمبڑیال
حلقہ نمبر ۳ مجالس سابق سندھ۔ کراچی و کوئٹہ ڈویژن	مولانا عبدالمالک صاحب رامپوری
حلقہ نمبر ۴ مجالس ربوہ و سرگودہا ڈویژن	مولانا نورالحق صاحب زعیم اعلیٰ ربوہ

(نائب قائد صحت جسمانی و ورزش مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

کمیشن صدر انجمن احمدیہ کا امتحان

اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ کمیشن صدر انجمن احمدیہ مورخہ ۵ نومبر ۱۹۶۷ء بروز اتوار صبح ۹ بجے ان امیدواروں کا تحریری امتحان لے گا۔ جنہوں نے صدر انجمن احمدیہ کی تحریری آسامیوں کے لئے باضابطہ درخواستیں بھجوائی ہوئی ہیں۔ تحریری امتحان کے بعد اسی دن انٹرویو بھی لیا جائے گا۔ امیدواران اس اعلان کو کافی سمجھیں انہیں فرداً فرداً براہ راست اطلاع نہیں دی جاسکتی۔ صدر انجمن کے ذمہ کسی امیدوار کا کرایہ یا کوئی اور خرچ نہیں ہوگا نیز امیدواران کاغذ اور قلم اپنے ہمراہ لائیں۔ اگر کسی امیدوار نے اپنی درخواست کے ساتھ پہلے تعلیمی سرٹیفکیٹ اور مطلوبہ تعداد میں فیس نہ بھجوائی ہو تو وہ اب ساتھ لیتا آئے۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

دفتر الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت اپنے چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

جامعہ نصرت میں ایک اہم تقریب
حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی شمولیت اور تقریر

مورخہ ۱۲ اکتوبر بروز جمعرات جامعہ نصرت ربوہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی سفر یورپ سے کامیاب مراجعت کی خوشی میں حضور کے اعزاز میں ایک استقبالیہ تقریب منعقد ہوئی۔

پونے پانچ بجے شام حضور تشریف لائے تو اھلاً و سھلاً و مرحبا کہتے ہوئے حضور کا خیر مقدم کیا گیا۔ تلاوت قرآن پاک کے بعد پرنسپل اور اساتذہ جامعہ نصرت کی طرف سے سٹاف سیکرٹری نے سپاسنامہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کی۔ پھر صدر یونین نے طالبات کی طرف سے سپاسنامہ پیش کیا

پیشکردہ سپاسناموں کے جواب میں حضور نے خطاب فرمایا اور احمدی مستورات اور بچیوں کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ۔ حضرت سیدہ ام متین صاحبہ، حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ اور حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثالث بھی شامل تقریب ہوئیں۔

عصرانہ کے بعد حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے کالج کی عمارت کا بھی معائنہ فرمایا اور پھر حضور واپس تشریف لے گئے۔

بحیثیت مجموعی یہ تقریب بہت کامیاب رہی۔ الحمدللہ علیٰ ذالک۔

(بقیہ لیڈر صفحہ ۲)

اور یہ خیال کریں گے کہ اندر کوئی نہیں بلکہ کسی حکمت عملی سے اندر کی کنڈیاں لگالی گئی ہیں۔ یہی حال ان فلاسفروں کا ہے جنہوں نے صرف فعل کے مشاہدہ پر اپنی معرفت کو ختم کر دیا ہے یہ بڑی غلطی ہے جو خدا کو ایک مردہ کی طرح سمجھا جائے جس کو قبر سے نکالنا صرف انسان کا کام ہے۔ اگر خدا ایسا ہے جو صرف انسانی کوشش نے اس کا پتہ لگایا ہے تو ایسے خدا کی نسبت ہماری سب امیدیں عبث ہیں بلکہ خدا تو وہی ہے جو ہمیشہ سے اور قدیم سے آپ انا الموجود کہہ کر لوگوں کو اپنی طرف بلاتا رہا ہے۔ یہ بڑی گستاخی ہوگی کہ ہم ایسا خیال کریں کہ اس کی معرفت میں انسان کا احسان اس پر ہے اور اگر فلاسفر نہ ہوتے تو وہ گویا گم کا گم ہی رہتا اور یہ کہنا کہ خدا کیونکر بول سکتا ہے کیا اس کی زبان ہے؟ یہ بھی ایک بڑی بے بی ہے کیا اس نے جسمانی ہاتھوں کے بغیر تمام آسمانی اجرام اور زمین کو نہیں بنایا کیا وہ جسمانی آنکھوں کے بغیر دنیا کو نہیں دیکھتا۔ کیا وہ جسمانی کانوں کے بغیر ہماری آوازیں نہیں سنتا۔ پس کیا ضروری نہ تھا کہ اسی طرح وہ کلام بھی کرے۔ یہ بات ہرگز صحیح نہیں ہے کہ خدا کا کلام کرنا آگے نہیں بلکہ پیچھے رہ گیا ہے۔ ہم اس کے کلام اور مخاطبات پر کسی زمانہ تک مہر نہیں لگاتے۔ بیشک وہ اب بھی ڈھونڈنے والوں کو الہامی چشمہ سے مالا مال کرنے کو تیار ہے۔ جیسا کہ پہلے تھا اور اب بھی اس کے فیضان کے ایسے دروازے کھلے ہیں جیسے کہ پہلے تھے۔ ہاں ضرورتوں کے ختم ہونے پر شریعتیں اور حدود ختم ہوگئیں اور تمام رسالتیں اور نبوتیں اپنے آخری نقطہ پر آکر جو ہمارے سید و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود تھا کمال کو پہنچ گئیں۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱)

اس سے واضح ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا وجود اسی طرح ثابت ہو سکتا ہے کہ اس کے وجود کا اسی طرح یقین پیدا ہو جائے جس طرح مادی اشیاء کے وجود کے متعلق یقین ہوتا ہے اور ایسا یقین پیدا ہونے کے لئے ایک واضح ذریعہ اللہ تعالیٰ سے ہمکلامی ہے الہام اس کی ایک صورت ہے قرآن کریم میں وہ صورتیں بھی بتائی گئی ہیں جن سے اللہ تعالیٰ انسان سے ہمکلام ہوتا ہے۔

سیدنا حضرت المصلح الموعود کی آواز پر لبیک کہنے والے

طلباء اور طالبات

اپنے امتحان میں پاس ہونے کی خوشی میں بعض طلباء اور طالبات نے جن کی اطلاع دفتر ہذا کو موصول ہوئی ہے چندہ تعمیر مساجد ممالک بیرون میں حصہ لیا ہے۔ ان کی تازہ فہرست درج ذیل ہے اللہ تعالیٰ ان کی اس قربانی کو شرف قبولیت بخشے اور ان کی اس کامیابی کو مزید کامیابیوں کے لئے پیش خیمہ بنا کر ہمیشہ اپنے خاص فضلوں سے نوازے۔ آمین

۴۰۔ عزیزہ امۃ الحی بنت شیخ محمد بشیر صاحب آزاد مرید کے ضلع شیخوپورہ .. — ۱۰

۴۱۔ عزیزم سید علی احمد طارق ابن سید احمد علی صاحب مربی سلسلہ احمدیہ سیالکوٹ .. — ۵

۴۲۔ عزیزہ امۃ الرؤف بنت محمد اسحاق صاحب ارشد گولبازار ربوہ .. — ۴

۴۳۔ عزیزہ نصرت جہاں بنت مولانا عبدالمالک خان صاحب مربی سلسلہ احمدیہ کراچی .. — ۵

۴۴۔ عزیزہ مبارکہ بیگم بذریعہ " " " " .. — ۵

۴۵۔ عزیزم نذیر احمد ہیلاں ضلع گجرات .. — ۱۰

۴۶۔ عزیزم سید کلیم محمود ابن میجر سید محمود احمد شاہ صاحب پیر الٰہی بخش کالونی کراچی .. — ۵

۴۷۔ عزیزہ سیدہ دل نشین بنت " " " " " .. — ۵

۴۸۔ عزیزم سید منصور محمود ابن " " " " .. — ۵

۴۹۔ عزیزم سید اقبال محمود ابن " " " " .. — ۵

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

ضرورت ہے

معقول معاوضہ پر ایک ایسے جوان ہمت اور مستعد پہریدار کی ضرورت ہے جو فوج سے فارغ شدہ ہوں اور عمر ۳۰ سال کے لگ بھگ ہو۔ لہٰذا مرکز میں رہائش کے خواہشمند احباب امیر مقامی / پریذیڈنٹ کی تصدیق کے ساتھ مورخہ ۳۰ ر اکتوبر کو انٹرویو کے لئے اپنے خرچ پر دفتر ہذا میں تشریف لا کر ممنون فرمائیں۔

(نائب قائد ایثار مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

جماعت ہائے احمدیہ ضلع گوجرانوالہ کیلئے ضروری اعلان

مجلس انصار اللہ کا مرکزی سالانہ اجتماع مورخہ ۲۷-۲۸-۲۹ ر اکتوبر ۶۷ء کو ربوہ میں ہو رہا ہے۔ تمام پریذیڈنٹ صاحبان کی خدمت میں گزارش ہے کہ زیادہ سے زیادہ احباب اس میں شمولیت کے لئے بھجوا دیں۔ اور نمائندگان شوریٰ بہ انتخاب کروا کر جلدی مرکز میں بھیج دیویں۔ یہ بہت ضروری ہے

(میر محمد بخش ایڈووکیٹ امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع گوجرانوالہ)

شکریہ و درخواست دُعا

میری اہلیہ عائشہ بیگم مرحومہ کی وفات پر اندرون اور بیرونِ پاکستان سے بہت سے دوستوں کے اظہار افسوس کے خطوط موصول ہوئے ہیں۔ جن کا فرداً فرداً جواب دینا مشکل ہے اسلئے میں بذریعہ اخبار الفضل تمام دوستوں اور بہنوں کا تہ دل کے ساتھ شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جنہوں نے اس موقعہ پر میرے ساتھ اظہار ہمدردی فرمائی جزاھم اللہ احسن الجزاء آخر میں تمام احمدی بھائیوں اور بہنوں سے درخواست کرتا ہوں مرحومہ کی بلندیٔ درجات کے لئے دعا فرمادیں۔

خواجہ منشی عبدالغنی آف دھرم کوٹ بگہ حال محلہ دارالرحمت غربی ربوہ)

درخواست دُعا

۱۔ میری لڑکی مسعودہ پروین آٹھ ماہ سے بیمار ہے (اہلیہ ڈاکٹر عبدالستار شاد مرحوم ربوہ)

۲۔ خاکسار کے والد محترم چوہدری محمد اسلم صاحب کافی عرصہ سے بعارضہ اعصابی کمزوری و تکلیف قلب بیمار ہیں (نعیم احمد عابد ربوہ) احباب ہمدردکے لئے دعا فرمادیں۔

فہرست واقفین وقف عارضی

الفضل ۱۲ ر اکتوبر ۶۷ء میں ۸۹۰ واقفین کے اسماء شائع ہو چکے ہیں۔ اب یہ آٹھویں فہرست ہے احباب واقفین کے لئے دعا بھی فرمائیں اور خود بھی حضور ایدہ اللہ بنصرہ کی اس بابرکت تحریک میں شامل ہوں۔

(خاکسار ابوالعطاء نائب ناظر اصلاح و ارشاد)

۸۹۱۔ مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب ڈیرہ بابا ڈوڈہ

۸۹۲۔ " مبشر احمد صاحب وسیم حافظ آباد

۸۹۳۔ " منصور احمد صاحب لوکو شیڈ کلرک لالہ موسیٰ

۸۹۴۔ " بابو محمد یعقوب صاحب لہنہ سوجا ضلع شیخوپورہ

۸۹۵۔ " ملک عبداللہ خان صاحب کلر کہار

۸۹۶۔ " حکیم عبیداللہ صاحب ہیوڈو چک

۸۹۷۔ " نصراللہ خان صاحب چٹھہ ضلع گوجرانوالہ

۸۹۸۔ قریشی برکات احمد صاحب ڈسکہ

۸۹۹۔ عزیز مقصود احمد صاحب عزیز پور ڈگری

۹۰۰۔ " ملک اللہ داد صاحب بجوکہ حویلی بجوکہ

۹۰۱۔ چوہدری نصراللہ خان صاحب جونڈ

۹۰۲۔ " محمد شریف صاحب پیرو چک

۹۰۳۔ " علی احمد صاحب کانڈار گنج ضلع سیالکوٹ

۹۰۴۔ " محمد خلیق عالم صاحب فاروقی ناظم آباد کراچی

۹۰۵۔ " میاں محمد حسین صاحب مردان

۹۰۶۔ " آدم خان صاحب مردان

۹۰۷۔ " مولوی نذیر احمد صاحب ریحان مبلغ سلسلہ باندھی

۹۰۸۔ " ملک تنویر احمد صاحب کنری

۹۰۹۔ " حاجی دل محمد صاحب جہلم

۹۱۰۔ " عبدالرشید صاحب نسیم سرشمیر روڈ

۹۱۱۔ " مولانا رحمت علی خان صاحب چک ۹۶ اسلام آباد

۹۱۲۔ محمد عبداللہ صاحب چونڈہ

۹۱۳۔ " نذیر احمد صاحب منہ میاں چنوں

۹۱۴۔ " مکرم نسیم اللہ خان صاحب منٹگمری

۹۱۵۔ " سرور احمد خان صاحب چک ۳۱۲ کنھو والی

۹۱۶۔ " نور محمد خان صاحب چک ۲۹۵ گ ب بیریانوالہ

۹۱۷۔ " احمد خان صاحب لاہور

۹۱۸۔ " عبدالسلام صاحب مردان

۹۱۹۔ " احمد دین صاحب قائد آباد

۹۲۰۔ " غلام حیدر صاحب نمبردار کرم پورہ

۹۲۱۔ " ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب بیدوالا

۹۲۲۔ " میاں اللہ دتہ صاحب گھوگھیاٹ میانی

۹۲۳۔ مکرم عبدالبصیر صاحب سرگودہا

۹۲۴۔ " ریاض احمد صاحب انسپکٹر "

۹۲۵۔ " منصب خان صاحب چک ۲۶ لائلپور

۹۲۶۔ " منیر احمد صاحب بشیر آباد سٹیٹ

۹۲۷۔ " محمد عبداللہ شاہ صاحب گوجرہ

۹۲۸۔ مکرمہ اہلیہ صاحبہ محمد عبداللہ صاحب گوجرہ

۹۲۹۔ مکرم حافظ کرم الٰہی صاحب مغلپورہ

۹۳۰۔ " رزاق احمد صاحب ہانڈو گوجر

۹۳۱۔ " نور حسن صاحب چک ۲۹۷ ج ب ضلع لائلپور

۹۳۲۔ " عنایت اللہ صاحب چک ۱۲ ٹ بہاولپور

۹۳۳۔ " علم دین صاحب چک ۲۹۷ ج ب ضلع لائلپور

۹۳۴۔ " غلام رسول صاحب چک ۳۵ ٹی آر ڈاک خانہ

۹۳۵۔ " رانا عبدالکریم صاحب وحدت کالونی لاہور

۹۳۶۔ " محمد یار بجوکہ صاحب ضلع سرگودہا

۹۳۷۔ " چوہدری غلام احمد صاحب صادق آباد

۹۳۸۔ " احمد دین صاحب ملتان

۹۳۹۔ " چوہدری دل محمد صاحب خانیوال

۹۴۰۔ " عبدالستار صاحب طاہر کھاریاں

۹۴۱۔ " مولوی عبدالباقی صاحب لاڑکانہ

۹۴۲۔ " خیر محمد صاحب ریڈر انور آباد

۹۴۳۔ " دولت محمد صاحب ادرحمہ سرگودہا

۹۴۴۔ " چوہدری محمد ابراہیم صاحب موہن

۹۴۵۔ " سلیم اللہ صاحب گوندل گھنیاں

۹۴۶۔ " چوہدری نور دین صاحب دنیا پور

۹۴۷۔ " عبدالرحیم صاحب جہلم

۹۴۸۔ " خواجہ جلال الدین صاحب کوٹلی

۹۴۹۔ " محمود احمد صاحب چک ۸۹ ج ب لائلپور

۹۵۰۔ " چوہدری غلام رسول صاحب کالا گڑھی

۹۵۱۔ " چوہدری غلام حیدر صاحب پنڈی بھاگو

۹۵۲۔ " سراج دین صاحب جھنگ

۹۵۳۔ " حشمت علی صاحب ربوہ

۹۵۴۔ " حافظ محمد اشرف صاحب بھیرہ

۹۵۵۔ " چوہدری انیس احمد صاحب چاہ مہدی خان الا

۹۵۶۔ " رحمت علی صاحب پریذیڈنٹ ۶۵/ح

۹۵۷۔ " فتح محمد صاحب

۹۵۸۔ " حمید احمد صاحب ڈیری حسن آبدال

۹۵۹۔ " عبدالباسط صاحب کھاریاں

۹۶۰۔ " چوہدری رسول بخش صاحب مورو

۹۶۱۔ " چوہدری حیات محمد صاحب بدوملہی

۹۶۲۔ " نذیر احمد گوندل کوٹ گوندل

۹۶۳۔ " مرزا احمد بیگ صاحب ساہیوال

۹۶۴۔ " مرزا بشیر احمد بیگ "

(باقی)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

صدر ایوب نے پاک بھارت تعلقات کے بارے میں صدر ڈیگال کو اپنے موقف سے آگاہ کر دیا

پیرس ۲۰ ر اکتوبر۔ صدر ایوب اور صدر ڈیگال کے درمیان رسمی بات چیت شروع ہوگئی۔ معزز سربراہوں نے برصغیر میں فوجی عدم توازن، تنازعہ کشمیر، ویٹ نام اور دوسرے اہم بین الاقوامی امور پر تبادلہ خیال کیا۔ پاکستان کے لئے اقتصادی امداد کا مسئلہ بھی زیر بحث آیا۔ پیرس کے باخبر ذرائع کی اطلاع کے مطابق صدر ایوب نے صدر ڈیگال کو بتایا ہے کہ جب تک تنازعہ کشمیر موجود ہے اور فوجی عدم توازن ختم نہیں ہوتا بھارت اور پاکستان میں جنگ کا خطرہ دور نہیں ہو سکتا۔ صدر نے یہ بھی کہا کہ جہاں تک پاکستان کا تعلق ہے وہ بھارت سے اپنے تمام تنازعات طے کرنے کا خواہش مند ہے اور انہیں حل کرنے کے لئے اس سے بات چیت پر بھی آمادہ ہے۔ لیکن صرف اسی صورت میں کہ بھارت واقعی دل سے تصفیہ کا خواہش مند ہو۔ ان ذرائع نے بتایا ہے کہ صدر ایوب نے بات چیت کے دوران جو مسائل اٹھائے ہیں۔ ان کے بارے میں صدر ڈیگال کا رویہ انتہائی ہمدردانہ ہے اور انہوں نے مذاکرات کے پہلے مرحلہ میں صدر ایوب کو یہ یقین دلایا ہے کہ جن شعبوں میں فرانس پاکستان کی مدد کر سکتا ہے۔ ان میں کسی قسم کی ہچکچاہٹ سے کام نہیں لیا جائے گا۔

تجارت میں اضافہ کیلئے اعلیٰ سطحی مذاکرات ہونگے

پیرس ۲۰ ر اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ پاکستان اور فرانس کے افسروں کے درمیان بات چیت کے دوران دونوں ملکوں میں تجارت کا عدم توازن دور کرنے کے سوال پر بھی تبادلہ خیالات کیا جائے گا۔ اگرچہ پاکستان فرانس کے ساتھ تجارت میں بہت حد تک مراعات حاصل کرتا رہا ہے۔ لیکن گزشتہ سال باہمی تجارت میں کمی ہوئی ہے جس کی وجہ سے اس میں ایک کروڑ ۲۰ لاکھ ڈالر کا عدم توازن پایا جاتا ہے۔

اعلیٰ سطحی کانفرنس طلب کر لی گئی۔

بیروت ۲۰۔ اکتوبر۔ بیروت میں یہ خبر گشت کر رہی ہے کہ اسرائیل سے جنگ میں ملوث ممالک اس تجویز پر غور کر رہے ہیں کہ الجزائر کے سربراہ بومدین کو متحدہ عرب جمہوریہ فوجوں کا سپریم کمانڈر بنا دیا جائے۔ ان خبروں کے مطابق صدر بومدین یہ سمجھتے ہیں کہ اگر مشترکہ فوجی کمان ان کے حوالے کر دی جائے تو وہ دو مہینہ کے اندر اندر اسرائیل کو نہ صرف مقبوضہ علاقوں سے نکال باہر کریں گے۔ بلکہ اسے چاروں طرف سے اس طرح گھیر لیں گے کہ وہ باہر سے فوجی امداد حاصل نہ کر سکے۔

صدر انقرہ میں ترکی لیڈروں سے اہم امور کے بارے میں بات چیت کریں گے

اسلام آباد ۲۰ ر اکتوبر۔ صدر ایوب ترکی میں اپنے قیام کے دوران ترک رہنماؤں سے انتہائی اہم امور پر گفتگو کریں گے۔ اس موقع پر صدر ماسکو اور پیرس میں روسی فرانسیسی رہنماؤں سے اپنی بات چیت کے بارے میں بھی ترک رہنماؤں کو آگاہ کریں گے۔ صدر ایوب ترکی کے پانچ روزہ سرکاری دورہ پر ۲۶ اکتوبر کو انقرہ پہنچ رہے ہیں۔ انہیں ترکی کے دورہ کی دعوت ترکی کے صدر سنائے اور وزیر اعظم سلیمان دیمرل نے پاکستان کے دورہ کے موقع پر دی تھی صدر ایوب کا یہ دورہ خیر سگالی کے جذبہ اور دوستانہ تعلقات کو مزید مضبوط بنانے کے سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ دونوں ملکوں کے رہنماؤں کے درمیان بات چیت میں مشرق وسطیٰ کے بحران پر بھی غور کیا جائے گا۔ اس موقع پر بھی انہی خیالات کا اظہار کیا جائے گا جیسا کہ رامسر کی ملاقات کے بعد مشترکہ اعلامیہ میں کیا گیا ہے۔ صدر ایوب ماسکو اور پیرس میں روسی اور فرانسیسی رہنماؤں سے اپنی بات چیت سے بھی آگاہ کریں گے۔ وہ ترک رہنماؤں کو مشرق وسطیٰ کے مسئلہ پر ان اقدامات سے آگاہ کریں گے۔ جو انہوں نے بین الاقوامی سطح پر کئے ہیں۔

ماسکو ۲۰ ر اکتوبر

روس کی سرکاری خبر رساں ایجنسی تاس نے اعلان کیا ہے کہ روس نے زہرہ سیارہ پر اپنا جو خلائی جہاز کامیابی سے اتارا تھا اس کے تمام آلات معمول کے مطابق کام کر رہے ہیں اور زہرہ کی سطح کے بارے میں دلچسپ قیمتی معلومات حاصل ہو رہی ہیں کہ

اعلان میں کہا گیا ہے کہ اب تک جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ زہرہ کی فضا میں کاربن ڈائی آکسائیڈ کی مقدار بہت زیادہ ہے اور نائٹروجن کی مقدار بہت کم ہے جس کی وجہ سے اس بات کا امکان نہیں کہ وہاں کسی قسم کی آبادی ہوگی۔ روسی سائنسدانوں کی اس کامیابی پر دنیا بھر کے سائنسدان حیرت زدہ ہو گئے ہیں۔

نور کاجل
آنکھوں کی صحت اور خوبصورتی کیلئے ربوہ کا مشہور عالم تحفہ قیمت سوا روپیہ
سرمہ خورشید
دھند۔ جالا۔ غبار۔ ککرے۔ موتیا پھولا کے لئے لاجواب سرمہ قیمت ۷۵ پیسے
اکسیر معدہ
پیٹ درد۔ نفخ۔ ڈکار۔ ہیضہ وغیرہ سوء ہضم کے لئے بہترین اور لذیذ چورن۔ قیمت ۶۲ پیسے بڑا ڈبہ ۱٫۲۵ روپیہ
انگزینا
ہاضمہ کی اصلاح، بدنی طاقت اور جوڑوں کی درد کے لئے بہترین گولیاں۔ قیمت دو روپے
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون ۳۸

ماہِ رمضان المبارک
ہم بڑی خوشی سے امسال بھی اپنے ہاں کے طبع کردہ تمام قرآنوں پر ماہ رمضان المبارک کی خاص الخاص رعایت دینے کا اعلان کرتے ہیں یہ رعایت ۳۱ ر دسمبر ۱۹۶۷ء تک جاری رہے گی آج ہی ایک کارڈ بھیج کر کتاب خیر و برکت مفت منگوائیے اس کتاب میں الاسماء الحسنیٰ کے معنے اور تشریح بڑی تفصیل کے ساتھ شائع کی گئی ہے اور اس بابرکت کتاب میں تاج کمپنی کی تمام مطبوعات مع رعایت رمضان المبارک درج کر دی گئی ہیں
تاج کمپنی لمیٹڈ پوسٹ بکس ۵۳۰ کراچی

سرمہ میرا خاص
اس سرمہ کی تعریف کرنے کی ضرورت نہیں ہر کس و ناکس اس کے فوائد سے واقف ہے شفا کرے۔ کمزوری نظر۔ پانی بہنا آنکھوں کی سرخی چیپڑوں کی خارش۔ اور دھند جالا وغیرہ کے لئے مفید ہے قیمت تین ماشہ شیشی ایک روپیہ چھ ماشہ ایک روپیہ باسٹھ پیسے فی تولہ تین روپیہ سرمہ نور چشم ککرے خارش پانی بہنا اور موتیا بند ابتدائی کے لئے مفید ہے قیمت ۳ ماشہ ۵۰ پیسے۔ چھ ماشہ ایک روپیہ اور فی تولہ ایک روپیہ ۶۲ پیسے
دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق
روزنامہ **الفضل** ربوہ
منیجر سے خط و کتابت کیا کریں۔

اعلان نکاح

میرے لڑکے عزیزم ناصر احمد امینی کا نکاح ہمراہ بشریٰ اقبال بنت محمود احمد صاحب امینی آف گوجرانوالہ بعوض پانچ ہزار روپیہ حق مہر مورخہ ۱۲ ر اکتوبر بعد نماز عصر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے مسجد مبارک میں پڑھا۔

جملہ احباب کرام و بزرگان سلسلہ سے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(خاکسار عبدالحق امینی LEADS ROAD 938 ۔ انگلینڈ)

تلاش گمشدہ

خاکسار کا اکلوتا بیٹا مقصود احمد عرصہ ایک سال سے لاپتہ ہے عمر ۱۵ سال ہے جسم پتلا رنگ گندمی طالب علم جماعت ہفتم۔ اگر مقصود احمد خود پڑھے تو فوراً اطلاع دے۔

(خاکسار محمد صادق۔ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک 89/D.B تحصیل و ڈاک خانہ منڈی یزمان ضلع بہاولپور۔

درخواست دعا

مکرم ڈاکٹر نور الدین صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بدوملہی تقریباً دس سال سے بعارضہ نقرس بیمار ہیں اور ان دنوں طبیعت زیادہ خراب ہے۔

جملہ احباب کرام و بزرگان سلسلہ سے شفائے کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(خاکسار عبدالغفور ناصر۔ انسپکٹر بیت المال حلقہ سیالکوٹ)

دعاؤں اور ذکر الٰہی کی مخصوص روایات کے ساتھ

خدام الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ کے سالانہ اجتماعات کا انعقاد

اجتماع کا افتتاح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا

ربوہ۔ ۲۱۔ اکتوبر۔ کل مورخہ ۲۰ اکتوبر ۱۹۶۷ء بروز جمعۃ المبارک یہاں دعاؤں اور ذکر الٰہی کی مخصوص روایات کے ساتھ خدام الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ کے سالانہ اجتماعات شروع ہو گئے۔ خدام الاحمدیہ کے اجتماع کا افتتاح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے علالت طبع کے باوجود ازراہ شفقت مقام اجتماع میں تشریف لا کر پُر سوز اجتماعی دعا اور پُر اثر افتتاحی خطاب کے ساتھ فرمایا یہ خدام کا پچیسواں اور اطفال کا چوبیسواں سالانہ اجتماع ہے۔

خدام کے اجتماع کا افتتاح

کل مورخہ ۲۰ اکتوبر کو جمعہ اور عصر کی نمازوں کے بعد (جو مسجد مبارک میں اکٹھی ادا کی گئیں) پونے دو بجے سے ساڑھے تین بجے بعد دوپہر تک خدام کے مقام اجتماع تک واپس آنے کا سلسلہ جاری رہا۔ امسال یہ اجتماع تعلیم الاسلام کالج سے ملحق میدان میں حسب سابق کیمپ کی طرز پر خدام کے نصب کردہ اپنے خیموں میں منعقد ہو رہا ہے۔ پروگرام کے مطابق سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بذریعہ موٹر کار پونے چار بجے مقام اجتماع میں تشریف لائے مغربی پاکستان کے کونہ کونہ سے آئے ہوئے ہزاروں خدام نے احتراماً کھڑے ہو کر اور

اھلاً و سھلاً و مرحبا

اسلام زندہ باد، احمدیت زندہ باد، خلیفۃ المسیح الثالث زندہ باد کے نعرے لگا کر حضور ایدہ اللہ کا استقبال کیا۔ حضور نے کرسئ صدارت پر رونق افروز ہونے کے بعد پہلے اجتماعی دعا کرائی پھر ایک نکاح کا اعلان فرمایا اس کے بعد خدام نے حضور کی اقتدار میں اپنا عہد دہرانے کی سعادت حاصل کی۔ بعد ازاں حضور نے ایک نہایت ایمان افروز اور روح پرور خطاب فرمایا (اس کا خلاصہ اسی پرچہ کے صفحہ اوّل پر ملاحظہ فرمائیں)۔ چار بج کر پینتیس منٹ پر حضور نے اپنی تقریر ختم فرمائی اور پھر حضور واپس تشریف لے گئے۔

حضور کے تشریف لے جانے کے بعد پروگرام کے مطابق خدام کے ورزشی مقابلے شروع ہوئے۔ چنانچہ فٹ بال اور کبڈی کے ابتدائی میچ ہوئے کبڈی کا میچ ملتان اور ربوہ کے مابین ہوا جس میں ربوہ کی ٹیم کامیاب رہی فٹ بال کا میچ پشاور اور سرگودھا نیز لاہور اور کراچی کے درمیان ہوا سرگودھا اور کراچی کی ٹیموں نے میچ جیت لیا۔

امسال اجتماع کے پہلے روز ۱۴۶ مجالس کے ۱۲۸۷ خدام نے شرکت کی جبکہ گزشتہ سال پہلے روز ۱۰۱ مجالس کے خدام شامل ہوئے تھے اس میں کراچی۔ راولپنڈی۔ کوئٹہ۔ لائل پور۔ سرگودھا۔ لاہور۔ پشاور اور ملک کے دیگر تمام مقامات کے خدام شامل تھے جو نہایت ذوق و شوق سے اپنے سالانہ اجتماع میں شریک ہوئے۔

مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع

ربوہ ۲۱ اکتوبر۔ کل صبح پونے گیارہ بجے ایوان محمود میں مجلس اطفال الاحمدیہ کے چوبیسویں سالانہ اجتماع کا افتتاح محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے فرمایا ملک کے طول و عرض سے ۱۴۳ مجالس کے کل سات سو نوے اطفال نے شرکت کی۔ ابھی مزید اطفال کی آمد کی توقع ہے۔ افتتاحی اجلاس کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو ایک طفل مشہود الحق نے کی۔ نظم کے بعد مہتمم صاحب اطفال نے بیرونی مجالس سے آنے والے اطفال کو خوش آمدید کہتے ہوئے صدر مجلس سے اجتماع کے افتتاح کی درخواست کی۔ صدر مجلس نے اطفال سے تقریباً نصف گھنٹہ تک خطاب فرمایا۔ آپ نے احمدی بچوں کو تلقین فرمائی کہ انہیں نماز باجماعت کی پابندی کرنی چاہیئے۔ نماز کے الفاظ کو پڑھتے ہوئے ان پر غور اور خدا تعالیٰ سے دعائیں کرنے کو اپنی عادت بنا لیں۔ صدر محترم نے اپنے بچپن کے بعض واقعات سنا کر اطفال کو تلقین فرمائی کہ بچپن کی عادات انسان کی ساری زندگی میں اس کا ساتھ دیتی ہیں۔ بلکہ آپ خدا تعالیٰ سے ماں باپ سے بڑھ کر محبت کریں۔ چھوٹی چھوٹی باتوں پر لڑنے جھگڑنے سے پرہیز کریں۔ مجلس میں بیٹھنے کے آداب سیکھیں۔ نظام کی پابندی کریں مربیان کو چاہیئے کہ یہ باتیں اطفال کو بار بار یاد دلا کر ان پر عمل کرانے کی کوشش کریں۔

خطاب کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے تمام حاضرین سمیت اطفال کا عہد دہرایا۔ اور اجتماعی دعا کرائی۔ اسی طرح سے احمدی نونہالوں کا دینی و تربیتی اجتماع کا افتتاح عمل میں آیا۔

نماز جمعہ کے بعد اطفال نے خدام الاحمدیہ کے مقام اجتماع میں پہنچ کر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایمان افروز افتتاحی خطاب سنا۔ ساڑھے چار بجے زیر تعمیر مسجد اقصیٰ کے قریب مختلف گروپوں کے درمیان فٹ بال اور والی بال کے ابتدائی مقابلہ جات ہوئے۔ اس کے بعد رات آٹھ بجے دوسرا اجلاس شروع ہوا جس میں محترم قاضی محمد نذیر صاحب فاضل نے تقریر فرمائی۔ آپ کی دلچسپ تقریر کے بعد تقریر اور نظم کے مقابلہ جات ہوئے۔

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع، پہلے دن کی مختصر روداد

حضرت سیدہ ام متین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ کا اہم خطاب

ربوہ ۲۱ اکتوبر۔ کل بعد نماز جمعہ تین بجے لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے دسویں سالانہ اجتماع کا افتتاحی اجلاس منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن پاک کے بعد عہد دہرایا گیا۔ جس کے بعد حضرت سیدہ ام متین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے خطاب فرمایا۔ آپ نے مسجد کوپن ہیگن کی تعمیر (جو کہ احمدی مستورات کے چندہ سے تکمیل پذیر ہوئی) اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے سفر یورپ کی اہمیت کا ذکر کیا۔ اور اس سلسلے میں احمدی مستورات کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی اور تحریک فرمائی کہ تعمیر مسجد کے ضمن میں ان کے ذمہ جو رقم ابھی باقی ہے اسے جلد سے جلد پورا کرنے کی کوشش کریں۔

آپ نے قرآن کریم پڑھنے پڑھانے۔ لجنہ کے چندہ ممبری، چندہ ناصرات، اور چندہ وقف جدید کی ادائیگی کی طرف بھی توجہ دلائی اور ہر قسم کی رسومات کو ترک کر کے سادہ اور پاک زندگی بسر کرنے کی نصیحت فرمائی۔ آپ کا خطاب کم و بیش پچاس منٹ تک جاری رہا۔

اس کے بعد محترمہ بشریٰ بشیر صاحبہ جنرل سیکرٹری نے مختلف بیرونی لجنات کے پیغامات پڑھ کر سنائے۔ اور پھر معیار اوّل اور معیار دوم کے تقریری مقابلے ہوئے۔ رات کے اجلاس میں لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی سیکرٹریان نے اپنے اپنے شعبوں کی مختصر رپورٹیں بیان کیں اور ان کے سلسلے میں ضروری امور کی طرف توجہ دلائی۔ اس طرح لجنہ اماء اللہ کے سالانہ اجتماع کی پہلے دن کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔

—٭—

درخواستِ دعا

مکرم چوہدری رحمت خان صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۶۸/ج ب ضلع لائلپور جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی ہیں عرصہ ایک سال سے بعارضہ فالج بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

(مشتاق احمد۔ قائد مجلس خدام الاحمدیہ لائلپور)